سلسلہ
اصلاحی خطباتِ جمعہ
و دروس نمبر: 13

# سود کی مذمت

## اور سود کھانے والوں کا عبرتناک انجام




مولانا محمد نعمان صاحب

استاذالحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

# فہرست

# سود کی مذمت اور سود کھانے والوں کا عبرتناک انجام

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِینُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا،وَمِنْ سَیِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ یَھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ،وَمَنْ یُضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ،وَأَشْھَدُ أَنْ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیکَ لَہٗ،وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.أمّابعد:فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیمِ.

قَالَ اللّٰہُ تبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ:

﴿الَّذِینَ یَأْکُلُونَ الرِّبَا لَا یَقُومُونَ إِلَّا کَمَا یَقُومُ الَّذِی یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِکَ بِأَنَّھُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾(البقرۃ:۲۷۵)

وَفِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبَا إِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِینَ) (فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰہِ وَرَسُولِہِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَکُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِکُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ﴾(البقرۃ:۲۷۸،۲۷۹)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

لَعَنَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آکِلَ الرِّبَا،وَمُؤْکِلَہُ وَشَاھِدَہُ، وَکَاتِبَہُ.❶

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اَلرِّبَا سَبْعُونَ حُوبًا،أَیْسَرُھَا أَنْ یَنْکِحَ الرَّجُلُ أُمَّہُ.❷

❶سنن ابی داود: کتاب البیوع،باب فی آکل الربا ومؤکلہ،رقم الحدیث:۳۳۳۳

❷سنن ابن ماجۃ: کتاب التجارات،باب التغلیظ فی الربا،رقم الحدیث:۲۲۷۴

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابل صد احترام بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!
میں نے جن آیات اور احادیث کا تذکرہ کیا ان میں سود کی مذمت کا ذکر ہے انسان کے مزاج میں طمع اور حرص ہے، حرص کے معنی ہیں لالچ اور ایسا لالچ کہ جس میں کمی نہ آئے، اور طمع اس کو کہتے ہیں کہ مل جائے چاہے وہ حلال ہو یا حرام ہو، بس آدمی کی جیبیں بھری رہیں اور وہ اس سے کام چلاتا رہے اور کوئی کمی نہ آئے، اس کو طمع اور لالچ کہتے ہیں، جب یہ انسان کے دل میں جڑ پکڑ لیتا ہے تب انسان حلال وحرام کی تمیز کھو بیٹھتا ہے۔
آج پوری دنیا میں سودی کاروبار چل رہا ہے، اللہ تعالیٰ مغرب والوں کو ہدایت دے کہ انہوں نے ساری دنیا کو سود میں مبتلا کر دیا اور ایک ایسا نقشہ بنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا کہ سود کا کاروبار ایک فی صد سے لے کر آج سو فیصد تک چل رہا ہے، آپ بڑے بڑے شاپنگ سینٹروں اور بڑی بڑی منڈیوں میں جایئے وہاں جتنا بڑا بیوپاری ہوگا اتنا ہی بڑا سود خور ہوگا، سود میں مبتلا ہوگا۔
سود ایک ایسی لعنت ہے جو آج کی انسانیت کے ضمیر پر چھا گئی ہے، جس نے انسانیت کو اور اس کے ضمیر کو مردہ کر دیا، آج ہزاروں گھر اس سے اجڑ رہے ہیں، بینکوں سے لیے گئے سود اتارتے اتارتے عمر بیت جاتی ہے۔ آج سود کے بھیانک نتائج معاشرے، سوسائٹی، سسٹم اور خاندان میں نظر آرہے ہیں، لیکن ہم غفلت کی چادر تان بھیٹے ہیں اور اس کے ذہنی، جسمانی، روحانی، معاشرتی نقصان سے غافل ہیں۔

## سود کی حقیقت

لغت کے اعتبار سے سود کے معنیٰ زیادتی، بڑھوتری، بلندی کے آتے ہیں اور اصطلاح شریعت میں ایسی زیادتی کو کہتے ہیں جو بلا کسی مالی معاوضہ کے حاصل ہو۔
آسان الفاظ میں آدمی مفت خوری کا عادی ہو جائے، فری کھانے کا عادی ہو جائے، بس فری کا متلاشی رہے۔
قرآن وحدیث میں سود کھانے پر سخت مذمتیں اور وعیدیں بیان ہوئی ہیں۔

# قرآنِ کریم کی روشنی میں سود کی مذمت

## اللہ نے سود کو حرام کیا ہے

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿اَلَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾(البقرة:۲۷۵)

ترجمہ: جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت میں) اٹھیں گے تو اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھوکر پاگل بنا دیا ہو، یہ اس لیے ہوگا کہ انہوں نے کہا تھا کہ بیع بھی تو سود ہی کی طرح ہوتی ہے، حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ لہذا جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت آ گئی اور وہ (سودی معاملات سے) باز آ گیا تو ماضی میں جو کچھ ہوا وہ اسی کا ہے، اور اس (کی باطنی کیفیت) کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، اور جس شخص نے لوٹ کر پھر وہی کام کیا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں، وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَجْنُونًا يُخْنَقُ. [1]

ترجمہ: وہ (قیامت میں) اٹھیں گے تو اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھوکر پاگل بنا دیا ہو۔

[1] مصنف ابن أبي شيبة: كتاب البيوع، باب أكل الرباء، ج ۴ ص ۴۴۸، رقم الحديث: ۲۲۰۰۷

## سود کھانے والوں کے ساتھ اعلانِ جنگ

اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ ﴿فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ﴾ (البقرۃ:۲۷۸، ۲۷۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اگر تم واقعی مومن ہو تو سود کا جو حصہ بھی (کسی کے ذمے) باقی رہ گیا ہو اسے چھوڑ دو۔ پھر بھی اگر تم ایسا نہ کرو گے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلانِ جنگ سن لو، اور اگر تم (سود سے) توبہ کرو، تو تمہارا اصل سرمایہ تمہارا حق ہے، نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے کسی گناہ کے بارے میں یہ نہیں فرمایا کہ اگر کوئی آدمی یہ گناہ کرے تو اس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلانِ جنگ ہے، پورے قرآن میں صرف ایک گناہ ایسا ہے جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا: گویا کہ میں بھی اس سے جنگ کروں گا اور میرا پیغمبر بھی اس سے جنگ کرے گا، جو آدمی سود لے گا، سود کھانے والا اور سود کھلانے والا، سود لینے والا، سود دینے والا ان سب کے لئے اللہ اور رسول کی طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔ اس لئے علماء نے یہ بات لکھی جب آدمی کسی سے جنگ کرتا ہے تو اس کی قیمتی چیز لیتا ہے اور جب اللہ کسی سے جنگ کرتا ہے تو اللہ انسان کی سب سے قیمتی چیز اس کا ایمان اس سے لے لیتا ہے، اس لئے عموماً سود خور آدمی کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوتا، وہ نام کا مسلمان تو ہوتا ہے لیکن حقیقی مسلمان نہیں ہوتا۔ نیز جب آدمی میدان جنگ میں جاتا ہے تو کبھی فتح کی اُمید ہوتی ہے کہ دشمن کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو کہ انسان یہ امید رکھتا ہے کہ شاید مجھے فتح مل

جائے، میں اس پہ غالب آجاؤں، لیکن جب مقابلہ میں اللہ اور اس کا رسول ہو تو انسان کبھی بھی فتح نہیں پا سکتا، کوئی اپنے رب سے لڑائی کرے اور یہ سمجھے کہ مجھے فتح مل جائے گی؟ خالق کائنات کے مقابلے میں کامیاب ہو جاؤں گا؟ اور رب السموٰت والارض کو میں شکست دیدوں گا؟ تو یہ اس کی ناکامی ہے اور بدبختی ہے، اللہ کے مقابلہ میں کوئی کامیاب نہیں ہوسکتا۔'' فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ ''حَرْبٍ میں جو تنوین ہے یہ برائے تعظیم ہے، اس کا مطلب ہے اس کے لئے بہت بڑا اعلانِ جنگ ہے، معمولی اعلانِ جنگ نہیں۔ اور جنگ بھی کس کے ساتھ اللہ اور اُس کے پیغمبر کے ساتھ۔

پورے قرآن میں صرف سود ایسا گناہ ہے جس کے بارے میں فرمایا کہ اُس کے ساتھ اعلانِ جنگ ہے، پورے قرآن میں کسی اور گناہ پر یہ وعید نہیں آئی ہے۔

## اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سود نہ کھاؤ

اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾(آل عمران: ۱۳۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! کئی گنا بڑھا چڑھا کر سود مت کھاؤ، اور اللہ سے ڈرو تا کہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔

## سود اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا

قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِنْدَ اللَّهِ وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ﴾(الروم: ۳۹)

ترجمہ: اور یہ جو تم سود دیتے ہو تا کہ وہ لوگوں کے مال میں شامل ہو کر بڑھ جائے تو وہ

اللہ کے نزدیک بڑھتا نہیں ہے۔ اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادے سے دیتے ہو، تو جو لوگ بھی ایسا کرتے ہیں وہ ہیں جو (اپنے مال کو) کئی گنا بڑھا لیتے ہیں۔

یعنی سود لینے والا لیتا تو اسی ارادے سے ہے کہ اس سے اس کی دولت بڑھے گی، لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بڑھتی نہیں، کیونکہ اول تو دنیا میں بھی حرام مال اگرچہ گنتی میں بڑھ جائے، لیکن اس میں برکت نہیں ہوتی، مال و دولت کا اصل فائدہ تو یہ ہے کہ انسان کو اس سے آرام و راحت نصیب ہو، لیکن حرام آمدنی کی گنتی بڑھانے والے بکثرت دنیا میں بھی پریشانیوں کا شکار رہتے ہیں۔ اور انہیں راحت نصیب نہیں ہوتی۔ دوسرے دولت کی یہ بڑھوتری آخرت میں کچھ کام نہیں آتی، اس کے برخلاف صدقات آخرت میں کام آتے ہیں۔ اسی حقیقت کو سورہ بقرہ میں (آیت نمبر ۲۷۶) میں بیان فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے، اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ [۱]

## احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں سود پر وعیدیں

احادیثِ مبارکہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کی سخت الفاظ میں مذمت بیان کی اور سود خور کیلئے سخت وعیدیں ارشاد فرمائی ہیں۔

### خطبہ حجۃ الوداع میں سود کی مذمت کا اعلان

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی پوری تفصیل بیان فرمائی، اور آپ کا خطبہ حجۃ الوداع بھی نقل فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا:

**إِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ**

[۱] آسان ترجمہ قرآن: ص ۸۶۰

مَوْضُوعٌ،وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ،وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ،وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ،وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ. ❶

ترجمہ: تمہارا خون اور تمہارا مال ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ آج کا دن، یہ مہینہ اور یہ شہر حرام ہیں، آگاہ رہو کہ جاہلیت کے زمانہ کے کاموں میں سے ہر چیز میرے قدموں کے نیچے پامال ہے اور جاہلیت کے زمانہ کے خون معاف کرتا ہوں اور وہ خون ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے جب کہ وہ بنوسعد کے ہاں دودھ پیتا بچہ تھا جسے ہذیل نے بنوسعد سے جنگ کے دوران قتل کردیا تھا اور جاہلیت کے زمانہ کا سود بھی پامال کردیا گیا ہے اور میں اپنے سود میں سب سے پہلے اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کا سود معاف کرتا ہوں ،اس لئے کہ ہر چیز (میرے قدموں کے ) نیچے پامال ہے۔

## سود خور اور اس کے معاونین سب لعنتی ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا،وَمُؤْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ، وَكَاتِبَهُ. ❷

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے،سود کھانے والے پر،سود دینے والے پر،اس کے گواہ پر اور اس کی دستاویز لکھنے والے پر۔

❶صحیح مسلم: کتاب الحج ،باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:۱۲۱۸

❷سنن أبی داود: کتاب البیوع،باب فی آکل الربا ومؤکلہ،رقم الحدیث: ۳۳۳۳

## چار شخص نہ جنت میں داخل ہونگے اور نہ ہی اسکی نعمتیں چکھیں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَرْبَعٌ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ، وَلَا يُذِيقُهُمْ نَعِيمًا: مُدْمِنُ خَمْرٍ، وَآكِلُ رِبًا، وَآكِلُ مَالِ الْيَتِيمِ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَالْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ. ❶

ترجمہ: چار شخص ایسے ہیں جن کے بارے اللہ پر حق ہے کہ وہ انکو نہ جنت میں داخل کریں گے اور نہ ہی اسکو انکی نعمتیں چکھائیں گے، پہلا شخص شراب پینے کا عادی، دوسرا شخص سود کھانے والا، تیسرا شخص یتیموں کا مال بغیر حق کے کھانے والا، چوتھا شخص والدین کا نافرمان۔

## سود کھانا گویا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلرِّبَا سَبْعُونَ حُوبًا، أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ. ❷

ترجمہ: سود (میں) ستر گناہ ہیں سب سے ہلکا گناہ ایسے ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے۔

ماں کیساتھ زنا کرنا بہت بڑا گناہ ہے لیکن سود کے مقابلے یہ گناہ سب سے ہلکا ہے، اس سے سود کے گناہ کا اندازہ لگائیں کہ کس قدر سخت گناہ ہوگا۔

## سود کا ایک درہم تینتیس مرتبہ زنا کے برابر ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ أَكَلَ دِرْهَمًا مِنْ رِبًا فَهُوَ مِثْلُ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِينَ زِنْيَةً. ❸

---

❶ شعب الإيمان: قبض اليد عن الأموال المحرمة، ويدخل فيه تحريم السرقة وقطع الطريق، ج۷ ص ۳۶۹، رقم الحديث: ۵۱۴۲

❷ سنن ابن ماجة: كتاب التجارات، باب التغليظ فى الربا، رقم الحديث: ۲۲۷۴

❸ المعجم الأوسط، باب الألف، ج۳ ص ۲۱۱، رقم الحديث ۲۹۴۴

ترجمہ: جس شخص نے سود کا ایک درہم میں کھایا تو وہ ایسا ہے جیسے کہ تینتیس مرتبہ زنا کیا۔

ایک مرتبہ زنا کرنا کتنا بڑا گناہ ہے لیکن سود کا ایک درہم کھانے والا گویا تینتیس مرتبہ زنا کرتا ہے۔

## سودخوروں کے پیٹ عذاب کے سبب کمروں کی طرح ہونگے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَنَظَرْتُ فَوْقَ،قَالَ عَفَّانُ!فَوْقِي فَإِذَا أَنَا بِرَعْدٍ وَبَرْقٍ وَصَوَاعِقَ،قَالَ:فَأَتَيْتُ عَلَى قَوْمٍ بُطُونُهُمْ كَالْبُيُوتِ فِيهَا الْحَيَّاتُ تُرَى مِنْ خَارِجِ بُطُونِهِمْ.** ❶

ترجمہ: شب معراج کے موقع پر جب ہم ساتویں آسمان پر پہنچے،تو میری نگاہ اوپر کو اٹھ گئی وہاں بادل کی گرج چمک اور کڑک تھی، پھر میں ایسی قوم کے پاس پہنچا جن کے پیٹ کمروں کی طرح تھے،جن میں سانپ وغیرہ ان کے پیٹ کے باہر سے نظر آرہے تھے۔

میں نے پوچھا: جبرائیل علیہ السلام یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ سودخور ہیں، پھر جب میں آسمان دنیا پر واپس آیا،تو میری نگاہیں نیچے پڑ گئیں وہاں چیخ و پکار، دھواں اور آوازیں سنائی دیں، میں نے پوچھا: جبرائیل یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ شیاطین ہیں، جو بنی آدم کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں تاکہ وہ آسمان اور زمین کی شہنشاہی میں غور فکر نہ کرسکیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو لوگوں کو بڑے عجائبات نظر آتے۔

## سودخور خون کی نہر میں پتھر کھا رہے ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو خواب سنایا کہ حضرت جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام مجھے ارضِ مقدسہ کی طرف لے گئے، وہاں آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف لوگوں کو مختلف عذاب میں دیکھا، ان میں سے ایک عذاب یہ دیکھا کہ نہر کے کنارے ایک شخص تھا، جس کے سامنے پتھر رکھے ہوئے تھے، جب وہ آدمی جو نہر میں تھا، سامنے

❶ مسند أحمد: مسند المكثرين من الصحابة، ج ۱۴ ص ۲۸۵ ،رقم الحديث: ۸۶۴۰

آ تا تو (کنارے والا) آدمی اس کے منہ پر پتھر مارتا اور وہ وہیں لوٹ جاتا جہاں وہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام نے فرمایا: ''وَالَّذِی رَأَيْتَهُ فِی النَّهَرِ آكِلُوا الرِّبَا'' جسکو آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود کھانے والے تھے۔ ❶

اندازہ کیجئے کہ سود کھانے والوں کیلئے کس قدر دردناک سزائیں ہیں، سود کھانے والا خون کی نہر میں ہے، اور جب بھی باہر نکلنا چاہتا ہے تو اُسے پتھر مار کر دوبارہ اندر ہنکا دیا جاتا ہے۔

## سود کا انجام مال کی قلت ہے

ہر انسان کو چاہیے کہ سود سے بچے، بظاہر تو سود کا مال بڑھتا ہوا نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں کم ہوتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الرِّبَا وَإِنْ كَثُرَ، فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ تَصِيرُ إِلَى قُلٍّ. ❷

سود جتنا مرضی بڑھتا جائے اس کا انجام ہمیشہ قلت کی طرف ہوتا ہے۔

## سود اللہ کے عذاب کو دعوت دیتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا ظَهَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِي قَرْيَةٍ، فَقَدْ أَحَلُّوا بِأَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللَّهِ. ❸

ترجمہ: جب زنا اور سود کسی بستی میں پھیل جائیں تو یقیناً اِن کے مرتکبین نے اپنے نفسوں کو اللہ کے عذاب کیلئے حلال کر دیا۔

---

❶ صحیح البخاری: کتاب الجنائز، باب ما قیل فی أولاد المشرکین، رقم الحدیث: ۱۳۸۶

❷ مسند أحمد: مسندا لمکثرین من الصحابة، مسند عبد اللّٰه بن مسعود، ج۶ ص۲۹۷، رقم الحدیث: ۳۷۵۴

❸ المستدرک علی الصحیحین: کتاب البیوع، ج۲ ص۴۳، رقم الحدیث: ۲۲۶۱/ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَوَافَقَ الذَّهَبِيُّ

## ایک زمانہ آئیگا کہ کوئی سود سے بچ نہیں سکے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَا،فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ.** ❶

ترجمہ: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جب کوئی شخص سود کھائے بغیر نہ رہے گا اور اگر وہ سود نہ بھی کھائے گا تو اس کے دھوئیں سے بچ نہ سکے گا۔

## سود ہلاک کرنے والے گناہوں میں سے ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ.**

ترجمہ: سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا: کونسے ہیں اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**اَلشِّرْكُ بِاللَّهِ،وَالسِّحْرُ،وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ،وَأَكْلُ الرِّبَا،وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ،وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ،وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الغَافِلَاتِ.** ❷

ترجمہ: اللہ کیساتھ شریک کرنا، جادو کرنا، کسی ایسے نفس کو قتل کرنا جسکو اللہ نے حرام کیا ہو مگر حق کیساتھ، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدانِ جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا، پاکدامن مؤمن اور بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔

---

❶ سنن أبي داود: كتاب البيوع،باب اجتناب الشبهات، رقم الحديث: ۳۳۳۱

❷ صحيح البخاري: كتاب الوصايا،بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:(إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا......الخ،رقم الحديث: ۲۷۶۶

## قربِ قیامت میں سود عام ہوجائے گا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ يَظْهَرُ الرِّبَا،وَالزِّنَا،وَالْخَمْرُ. ❶

ترجمہ: قرب قیامت میں سود، زنا اور شراب عام ہوجائے گی۔

## حضرت عبداللہ بن یزید خطمی نے سود کے بیس ہزار درہم چھوڑ دیئے

حضرت عبداللہ بن یزیدالخطمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک غلام کو چار ہزار درہم دے کر اصبہان کی طرف بھیجا، پھر مجھے پتہ چلا کہ اس کا انتقال ہوگیا،تو میں اس کے پاس وہیں پہنچا اس کا مال چوبیس ہزار درہم تک پہنچ گیا تھا، مجھے کہا گیا کہ یہ سودی کاروبار کرتا تھا،تو میں نے اپنے چار ہزار درہم تو لے لیے لیکن بیس ہزار دہم چھوڑ دیے۔ ❷

## زمانہ جاہلیت میں سود کی بازار گرمی

دورِ جاہلیت کی تحدید وتعیین میں علماء اسلام کا کافی اختلاف ہے،لیکن صحیح قول کے مطابق اسلام کی آمد سے قبل کے زمانہ کو جاہلیت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا امر ہے جس میں دو شخص کا بھی اختلاف نہیں کہ عصر جاہلیت میں سودی کاروبار کا بازار بالکل شباب ستانی میں شہرہ آفاق تھے، وہ سودی لین دین کو اس قدر اہمیت دیتے تھے کہ اس کے لئے مرمٹنا بھی گوارہ تھا اور اس کی حلت کے خلاف کسی قسم کی آواز سننا ناپسند کرتے تھے۔

❶ المعجم الأوسط: باب المیم، ج۷ص ۳۴۹،رقم الحدیث: ۷۶۹۵/قال المنذری فی الترغیب والترھیب: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح، ج۳ص۷،رقم الحدیث: ۲۸۶۰

❷ مصنف عبد الرزاق: کتاب البیوع ،باب ما جاء فی الرباء، ج۸ ص۳۱۶،رقم الحدیث: ۱۵۳۵۴

علامہ ابن جریر طبری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

أَنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ كَانَ يَكُونُ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ مَالٌ إِلَى أَجَلٍ،فَإِذَا حَلَّ الْأَجَلُ طَلَبَهُ مِنْ صَاحِبِهِ،فَيَقُولُ لَهُ الَّذِي عَلَيْهِ الْمَالُ :أَخِّرْ عَنِّي دَيْنَكَ وَأَزِيدُكَ عَلَى مَالِكَ فَيَفْعَلَانِ ذَلِكَ، فَذَلِكَ هُوَ الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً. ❶

یعنی کہ اگر ایام جاہلیت میں کوئی آدمی مقروض ہوجاتا اور وقتِ متعینہ پر قرض کی ادائیگی سے قاصر رہ جاتا تو خود قرض خواہ سے کثیر مقدار میں سود کے عوض میں توسیع مدت کرالیتا تھا، یہاں تک کہ چند ہی ایام میں سودی رقم رأس المال سے کئی گناہ زیادہ ہوجاتی تھی۔

قرآن کریم نے اسی ناگفتہ بہ حالت کا نقشہ یوں کھینچا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾(آل عمران: ١٣٠)

ترجمہ: اے ایمان والو! کئی گنا بڑھا چڑھا کر سود مت کھاؤ، اور اللہ سے ڈرو تا کہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ علیہ نے بھی مذکورہ بالا آیت کی شانِ نزول کی نشاندہی کرتے ہوئے امام مجاہد رحمہ اللہ کے حوالہ سے فرمایا:

كَانُوا يَبِيعُونَ الْبَيْعَ إِلَى أَجَلٍ،فَإِذَا حَلَّ الْأَجَلُ زَادُوا فِي الثَّمَنِ عَلَى أَنْ يُؤَخِّرُوا،فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَوا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً. ❷

---

❶تفسیر الطبری:سورۃ آل عمران آیت نمبر ١٣٠ کے تحت، ج ٦ ص ٤٩

❷تفسیر قرطبی:سورۃ آل عمران،تحت ھذہ الآیۃ، ج ٤ ص ٢٠٢

یعنی دور جاہلیت میں لوگ خرید وفروخت کرتے وقت ادائیگی قیمت کے لئے ایک وقت مقرر کر لیتے تھے، مقررہ مدت میں قیمت کی ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں مزید مہلت دے کر قیمت میں اضافہ کر لیتے تھے، چنانچہ اسی کی حرمت کے لئے آیت سابقہ نازل ہوئی۔

علامہ ابن جریر رحمہ اللہ علیہ کے بقول وہ لوگ جانوروں کے بیع وشراء ان کی عمر میں سال بسال اضافہ کر کے مقروض کے لئے دشواریاں کھڑی کر دیتے تھے۔ ❶

سابقہ سطور کی روشنی میں ہم پورے وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جاہلیت کے دور میں سود خوری اس قدر عروج وترقی پر تھی کہ لوگوں کی فطرت وجبلت میں غیر معمولی تبدیلی آ چکی تھی، آئے دن لوگوں میں اختلاف وانتشار، من مرضی وبداخلاقی، حقوق غیر کی پامالی اور محتاجوں وفقیروں کی اہانت ورسوائی عام تھی۔

## سود کی حرمت کی حکمتیں ومصلحتیں

ربا کی حرمت وممانعت کس حکمت ومصلحت پر مبنی ہے اور اس میں وہ کونسی روحانی یا معاشی مضرتیں ہیں جن کی وجہ سے اسلام نے اس کو اتنا بڑا گناہ قرار دیا ہے۔

اس جگہ پہلے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ دنیا کی ساری مخلوقات اور ان کے معاملات میں ایسی کوئی چیز نہیں جس میں کوئی بھلائی یا فائدہ نہ ہو، سانپ، بچھو، بھیڑیا، شیر اور سنکھیا جیسے زہر قاتل میں بھی انسان کے لئے ہزاروں فوائد ہیں۔

"کوئی برا نہیں قدرت کے کارخانے میں"

چوری، ڈاکہ، بدکاری، رشوت، ان میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں کچھ نہ کچھ فائدہ نہ ہو مگر ہر مذہب وملت اور ہر مکتب فکر میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ جس چیز کے منافع زیادہ اور مضرتیں کم ہیں ان کو نافع ومفید کہا جاتا ہے اور جن کے مفاسد ومضرات زیادہ اور منافع

❶ تفسیر الطبری: ج ٦ ص ٥٠

کم ہیں ان کو مضر اور بیکار سمجھا جاتا ہے۔قرآن کریم نے بھی شراب اور قمار کو حرام قرار دیتے ہوئے اس کا اعلان فرمایا کہ ان میں بڑے گناہ بھی ہیں اور لوگوں کے کچھ منافع بھی، ان کے گناہ کا وبال منافع کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے، اس لئے ان چیزوں کو اچھا یا مفید نہیں کہا جا سکتا بلکہ ان کو نہایت مضر اور تباہ کن سمجھ کر ان سے اجتناب لازم ہے۔

ربا یعنی سود کا بھی یہی حال ہے، اس میں سود خور کے لئے کچھ وقتی نفع ضرور نظر آتا ہے لیکن اس کا دنیوی اور اخروی وبال اس نفع کے مقابلہ میں نہایت شدید ہے۔

ہر چیز کے نفع ونقصان یا مفاسد ومصالح کا موازنہ کرنے میں یہ بات بھی ہر عقلمند کے نزدیک قابل نظر ہوتی ہے کہ اگر کسی چیز میں نفع محض وقتی اور ہنگامی ہو اور نقصان اس کا دیرپا یا دائمی ہو تو اس کو کوئی عقلمند مفید اشیاء کی فہرست میں شمار نہیں کرسکتا، اسی طرح اگر کسی چیز کا نفع شخصی اور انفرادی ہو اور اس کا نقصان پوری ملت اور جماعت کو پہنچتا ہو تو اس کو بھی کوئی ہوشمند انسان مفید نہیں کہہ سکتا، چوری اور ڈاکہ میں چور ڈاکو کا تو نفع کھلا ہوا ہے مگر وہ پوری ملت کے لئے مضر اور ان کے امن وسکون کو برباد کرنے والا ہے، اسی لئے کوئی انسان چوری اور ڈاکہ کو اچھا نہیں کہتا۔

اس تمہید کے بعد مسئلہ سود پر نظر ڈالئے تو اس میں ذرا سا غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اس میں سود خور کے وقتی اور ہنگامی نفع کے مقابلہ میں اس کا روحانی اور اخلاقی نقصان اتنا شدید ہے کہ وہ اس کو انسانیت سے نکال دیتا ہے اور یہ کہ اس کا جو وقتی نفع ہے وہ بھی صرف اس کی ذات کا نفع ہے اس کے مقابلہ میں پوری ملت کو نقصان عظیم اور معاشی بحران کا شکار ہونا پڑتا ہے، لیکن دنیا کا حال یہ ہے کہ جب اس میں کوئی چیز رواج پا جاتی ہے تو اس کی خرابیاں نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہیں اور صرف اس کے فوائد سامنے رہ جاتے ہیں اگرچہ وہ فوائد کتنے ہی حقیر وذلیل اور ہنگامی ہوں، اس کے نقصانات کی طرف دھیان نہیں جاتا اگرچہ وہ کتنے ہی شدید اور عام ہوں۔

رسم ورواج طبائع انسان کے بے حس بنا دیتا ہے، بہت کم افراد ہوتے ہیں جو چلے ہوئے رسم ورواج پر تحقیقی نظر ڈال کر یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس میں فائدے کتنے ہیں اور نقصان کتنا ہے، بلکہ اگر کسی کے متنبہ کرنے سے اس کے نقصانات سامنے بھی آجائیں تو پابندی رسم ورواج اس کو صحیح راستہ پر نہیں آنے دیتی۔

سود وربا اس زمانہ میں ایک وبائی مرض کی صورت اختیار کر چکا ہے اور اس کا رواج ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے، اس نے انسانی فطرت کا ذائقہ بدل دیا ہے کہ کڑوے کو میٹھا سمجھنے لگی اور جو چیز پوری انسانیت کے لئے معاشی بربادی کا سبب ہے اس کو معاشی مسئلہ کا حل سمجھا جانے لگا، آج اگر کوئی مفکر محقق اس کے خلاف آواز اٹھاتا ہے تو اس کو دیوانہ سمجھا جاتا ہے۔

یہ سب کچھ ہے لیکن وہ ڈاکٹر ڈاکٹر نہیں بلکہ انسانیت کا ڈاکو ہے جو کسی ملک میں وبا پھیل جانے کو اور علاج کے غیر مؤثر ہونے کا مشاہدہ کرنے کی بناء پر اب یہ طے کرے کہ لوگوں کو یہ سمجھائے کہ یہ مرض مرض ہی نہیں بلکہ عین شفا اور عین راحت ہے، ماہر ڈاکٹر کا کام ایسے وقت میں بھی یہی ہے کہ لوگوں کو اس مرض اور اس کی مضرت سے آگاہ کرتا رہے اور علاج کی تدبیریں بتاتا رہے۔

انبیاء علیہم السلام اصلاح خلق کے ذمہ دار ہو کر آتے ہیں، وہ کبھی اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ کوئی ان کی بات سنے گا یا نہیں، وہ اگر لوگوں کے سننے اور ماننے کا انتظار کیا کرتے تو ساری دنیا کفر وشرک ہی سے آباد ہوتی، کلمہ لا الہ الا اللہ کا ماننے والا اس وقت کون تھا جب کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تبلیغ وتعلیم کا حکم منجانب اللہ ملا تھا؟

سود وربا کو اگرچہ آج کی معاشیات میں ریڑھ کی ہڈی سمجھا جانے لگا ہے، لیکن حقیقت

وہ ہے جو آج بھی بعض حکمائے یورپ نے تسلیم کی کہ وہ معاشیات کے لئے ریڑھ کی ہڈی نہیں بلکہ ریڑھ کی ہڈی میں پیدا ہو جانے والا ایک کیڑا جو اس کو کھا رہا ہے۔

مگر افسوس ہے کہ آجکل کے اہل علم وفن بھی کبھی رسم ورواج کے تنگ دائرہ سے آزاد ہوکر اس طرف نظر نہیں کرتے اور سینکڑوں برس کے تجربے بھی ان کو اس طرف متوجہ نہیں کرتے کہ سود وربا کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ عام خلق خدا اور تمام ملت فقر وفاقہ اور معاشی بحران کا شکار ہو اور وہ غریب سے غریب تر ہوتے چلے جائیں اور چند سرمایہ دار پوری ملت کے مال سے فائدہ اٹھا کر یا یوں کہیئے کہ ملت کا خون چوس کر اپنا بدن بڑھاتے اور پالتے چلے جائیں اور حیرت ہے کہ جب کبھی ان حضرات کے سامنے اس حقیقت کو بیان کیا جاتا ہے تو اس کے جھٹلانے کے لئے ہمیں امریکہ، اور انگلینڈ کے بازاروں میں لے جا کر سود کی برکات کا مشاہدہ کرانا چاہتے ہیں اور یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ یہ لوگ سود وربا کی بدولت کیسے پھلے اور پھولے ہیں، لیکن اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی مردم خوروں کی کسی قوم اور ان کے عمل کی برکات کا مشاہدہ کرانے کے لئے آپ کو مردم خوروں کے محلّہ میں لے جا کر یہ دکھلائے کہ یہ کتنے موٹے تازے اور تندرست ہیں اور اس سے یہ ثابت کرے کہ ان کا یہ عمل بہترین عمل ہے۔

لیکن اس کو کسی سمجھدار آدمی سے سابقہ پڑے تو وہ کہے گا کہ تم مردم خوروں کے عمل کی برکات مردم خوروں کے محلّہ میں نہیں دوسرے محلوں میں جا کر دیکھو جہاں سینکڑوں ہزاروں مردے پڑے ہوئے ہیں جن کا خون اور گوشت کھا کر یہ درندے پلے ہیں، اسلام اور اسلامی شریعت کبھی ایسے عمل کو درست اور مفید نہیں مان سکتی جس کے نتیجہ میں پوری انسانیت اور ملت تباہی کا شکار ہو اور کچھ افراد یا ان کے جتھے پھولتے پھلتے چلے جائیں۔ [1]

[1] معارف القرآن: ج ا ص ۶۶۸ تا ۶۷۱

## سود کی معاشی خرابیاں

سود و ربا میں اگر کوئی دوسرا عیب بھی اس کے سوا نہ ہوتا کہ اس کے نتیجہ میں چند افراد کا نفع اور پوری انسانیت کا نقصان ہے تو یہی اس کی ممانعت اور قابلِ نفرت ہونے کے لئے کافی تھا حالانکہ اس میں اس کے علاوہ اور بھی معاشی خرابیاں اور روحانی تباہ کاریاں پائی جاتی ہیں۔

سود کے چند بڑے نقصانات درج ذیل ہیں:

۱...... یہ ملت پر کتنا بڑا ظلم ہے کہ ساری ملت اصلی تجارت سے محروم ہو کر صرف بڑے سرمایہ داروں کی دست نگر بن جائے، ان کو وہ جتنا نفع دینا چاہیں بخشش کے طور پر دیدیں۔

۲......اور دوسرا اس سے بڑا نقصان جس کی زد میں پورا ملک آجاتا ہے، یہ ہے کہ ایسی صورت میں اشیاء کے نرخ پر ان بڑے سرمایہ داررؤں کا قبضہ ہو جاتا ہے، وہ گراں سے گراں فروخت کر کے اپنی گرہ مضبوط کر لیتے ہیں اور پوری ملت کی گرہیں کھلوا لیتے ہیں اور قیمت بڑھانے کے لئے جب چاہیں مال کی فروخت بند کر دیتے ہیں، اگر ساری ملت کا سرمایہ بنکوں کے ذریعہ کھینچ کر ان خود غرض لوگوں کی پرورش نہ کی جاتی اور یہ مجبور ہوتے کہ صرف اپنے ذاتی سرمایہ سے تجارت کریں تو نہ چھوٹے سرمایہ والوں کو یہ مصیبت پیش آتی اور نہ یہ خود غرض درندے پوری تجارت کے ناخدا بنتے۔ چھوٹے سرمایہ والوں کی تجارت کے منافع سامنے آتے تو دوسروں کا حوصلہ بڑھتا، تجارت کا کاروبار عام ہوتا، جس سے ہر ایک کا اسٹاف علیحدہ ہوتا، جس سے ہزاروں حاجت مندوں کی روزی پیدا ہوتی اور تجارتی نفع بھی عام ہوتا اور اشیاء کی ارزانی پر بھی یقینی اثر پڑتا، کیونکہ باہمی مقابلہ (کمپٹیشن) ہی ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ کوئی آدمی اس پر تیار ہوتا ہے کہ اپنا نفع کم کر لے، اس عیارانہ طریق کار نے پوری قوم کو ایک مہلک بیماری لگا دی اور دوسرے اس کی ذہنیت خراب کر دی کہ اس بیماری ہی کو شفا سمجھے۔

۳......بنکوں کے سود سے ملت کا ایک تیسرا معاشی نقصان اور دیکھئے کہ جس شخص کا سرمایہ دس ہزار ہے اور وہ بنک سے سودی قرض لے کر ایک لاکھ کا بیوپار کرتا ہے، اگر کہیں اس کا سرمایہ ڈوب گیا اور تجارت میں اس کو نقصان پہنچ گیا اور وہ دیوالیہ ہو گیا تو غور کیجئے کہ نقصان صرف دس فی صد تو اس پر پڑا باقی نوّے فی صد نقصان پوری ملت کا ہوا، جن کا سرمایہ بنک سے لے کر اس نے لگایا تھا اگر بنک نے دیوالیہ کے نقصان کو سر دست خود ہی برداشت کر لیا تو یہ ظاہر ہے کہ بنک تو قوم کی جیب ہے اس کا نقصان انجام کار قوم پر عائد ہو گا، جس کا حاصل یہ ہوا کہ سرمایہ دار کو جب تک نفع ہوتا رہا تو نفع کا وہ تنہا مالک تھا، اس میں ملت کے لئے کچھ نہ تھا یا برائے نام تھا اور جب نقصان آیا تو نوّے فی صد نقصان پوری ملت پر پڑ گیا۔

۴......سود سے ایک معاشی نقصان یہ بھی ہے کہ سود خور جب گھاٹے میں آ جائے تو پھر وہ پنپنے کے قابل نہیں رہتا، کیونکہ اتنا سرمایہ تو تھا نہیں جس کے نقصان کو یہ برداشت کر سکے، نقصان کے وقت اس پر دوہری مصیبت ہوتی ہے، ایک تو اپنا نفع اور سرمایہ گیا اور اوپر سے بنک کے قرض میں دب گیا، جس کی ادائیگی کے لئے اس کے پاس کوئی ذریعہ نہیں اور بغیر سود کی تجارت میں اگر سارا سرمایہ بھی کسی وقت چلا جائے تو فقیر ہی ہو گا مقروض نہ ہو گا۔

۱۹۵۴ء میں پاکستان میں روئی کے بیوپار پر قرآنی ارشاد کے مطابق محاق کی آفت آئی اور حکومت نے کروڑوں روپے کا نقصان اٹھا کر تاجروں کو سنبھالا، مگر کسی نے اس پر غور نہیں کیا کہ وہ سب سود کی نحوست تھی، کیونکہ کاٹن کے تاجروں نے اس کاروبار میں بیشتر سرمایہ بنکوں کا لگایا ہوا تھا اپنا سرمایہ برائے نام تھا، بقضائے خداوندی روئی کا بازار اتنا گر گیا کہ اس کا دام ایک سو پچیس سے گر کر دس پر آ گئے، تاجر اس قابل نہ رہے کہ بینکوں میں مارجن پوری کرنے کے لئے روپیہ واپس دیں، مجبور ہو کر مارکیٹ بند

کر دی گئی اور حکومت سے فریاد کی ،حکومت نے دس کے بجائے نوّے کے دام لگا کر خود مال خریدا اور کروڑوں روپیہ کا نقصان برداشت کر کے ان تاجروں کو دیوالیہ ہونے سے بچالیا، حکومت کا روپیہ کس کا تھا وہی بیچاری غریب ملت وقوم کا، غرض بینکوں کے کاروبار کا کھلا ہوا نتیجہ یہ ہے کہ پوری ملت کے سرمایہ سے چند افراد نفع اٹھاتے ہیں اور جہاں نقصان ہو جائے تو وہ پوری قوم وملت پر پڑتا ہے۔ ❶

## سود معاشرتی کینسر ہے

سود کے بارے میں وعیدیں بہت زیادہ ہیں کیونکہ یہ معاشرتی کینسر ہے، جو انسانوں کو درندوں سے بدتر بنا دیتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ اس کینسر زدہ عضو کو کاٹ دیا جائے تا کہ باقی جسم یعنی معاشرہ اس کا شکار نہ ہو۔ انسان اس فانی دنیا کے پیچھے دوڑ دوڑ کر اپنا سب کچھ کھو بیٹھا ہے، دو ٹکے کی خاطر ایمان فراموش کر دینا ایک دستور بن چکا ہے، اسی عارضی اور بے وفا دنیا کی خاطر آخرت کی حسین، دلکش اور لافانی زندگی کو بھول جانے والے یقیناً احمق اور اندھے ہیں۔

دنیا اپنے انجام کی طرف جا رہی ہے، بہتری صرف اسی میں ہے کہ قرآن وسنت کا دامن تھام لیا جائے، ہر طرف فتنے اور فساد کی بہتات ہے، ہر طرف گناہ ہی گناہ ہیں جو کام اللہ کے ذمے تھے، وہ ہم اپنے ذمہ لینے کی بیوقوفی کر رہے ہیں، حالانکہ رازق اللہ ہے۔

انسانیت ظلم وستم کی چکی میں پس رہی ہے اور اس کی سسکیاں اور آہیں ہمیں صرف اور صرف ایک ہی پیغام دے رہے ہیں کہ اللہ کی طرف لوٹ آؤ اور اللہ کے ساتھ اعلانِ جنگ نہ کرو، اپنے گھروں میں سود کا داخلہ بند کر دو، اور اعلان کر دو کہ دین کے مطابق اسلام کے آفاقی اصولوں کے مطابق ہی زندگی گزاریں گے اور تمام جاہلانہ، باطلانہ، فرنگیانہ، نظام کا مکمل بائیکاٹ کریں گے۔

---

❶ معارف القرآن: ج ۱ ص ۶۷۱ تا ۶۷۴

## معاشرتی سودی نظام کے متعلق امام العصر کا دوٹوک جملہ

امام العصر علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمہ اللہ، شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا مرتضی حسن صاحب چاند پوری رحمہ اللہ لاہور تشریف لے گئے۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ حضرت مولانا طفیل احمد صاحب رحمہ اللہ زندہ تھے، جو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں رجسٹرار تھے اور صحیح دیندار لوگوں میں سے تھے، بی اے بھی تھے، ان کی رائے یہ تھی کہ سودی لین دین جائز ہونا چاہیے بغیر اس کے قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ یہ سب حضرات لاہور پہنچے، مولانا ظفر علی خاں صاحب رحمہ اللہ (ایڈیٹر زمیندار) اور ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ اور دوسرے بڑے بڑے لوگ ملنے کی خاطر حاضر ہوئے، اتفاق سے مولانا ظفر علی خاں صاحب رحمہ اللہ بھی کچھ اسی خیال کے تھے جو خیال مولانا طفیل احمد صاحب رحمہ اللہ کا تھا، انہوں نے سود کے جواز پر آدھ گھنٹہ بڑی مدلل تقریر کی اور اقتصادی دلائل وغیرہ سے ثابت کیا۔ مقصد یہ تھا کہ یہ حضرات ذرا کچھ مائل ہوں گے، ڈھیلے پڑیں گے سود کے سلسلے میں۔ حضرت شاہ صاحب نے جو جواب دیا وہ تو صرف دو لفظوں کا تھا، ان کی بات تو ایسی تھی، فرمایا کہ ’’بھائی ہم پل بننا نہیں چاہتے، جسے جہنم میں جانا ہو خود جائے، ہماری گردن پر پیر رکھ کر نہ جائے‘‘۔ یہ جواب سن کر سب چپ بیٹھے رہے، علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ بھی اور مولانا ظفر علی خاں صاحب رحمہ اللہ بھی کسی کو بولنے کی ہمت نہ ہوئی۔ پھر علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمہ اللہ نے آدھ گھنٹہ بڑی مفصل تقریر کی جس میں انہوں نے دلائل سے ثابت کیا کہ سود ہر حالت میں حرام ہی ہے، کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ [1]

تو سود کا دنیاوی اور اخروی نقصان تو ہی ہے بسا اوقات اللہ رب العزت سود خور کو عذابِ قبر میں مبتلا کر دیتا ہے۔

---

[1] مجالس حکیم الاسلام: ج ۲ ص ۱۷۹

## سود خور کا عذابِ قبر میں مبتلا ہونا

علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن مدینی رحمہ اللہ کے دوست کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ میں ابھی کم عمر تھا، اس وقت اپنے والد مرحوم کی قبر کی خبر گیری اور دعا وقرأت کے لئے جایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ رمضان کے آخری عشرہ میں نماز فجر کے بعد قبرستان گیا، میں قبر پر بیٹھ کر پڑھ رہا تھا، وہاں میرے سوا کوئی دوسرا نہ تھا، اچانک میں نے آہ آہ کی ایسی سخت آواز سنی کہ میرا دل دہل گیا۔ میں نے اندازہ لگایا تو معلوم ہوا کہ آواز ایک قبر سے آرہی تھی، قبر چونہ گچ پختہ بنی ہوئی تھی، میں نے اس قبر پر جا کر کان لگایا تو قبر کا مردہ ایسی آہیں بھر رہا تھا کہ سننے والے کا دل دہل جائے، جب سورج نکلنے کا وقت ہوا تو اس کی آہ کم ہوگئی۔ اس دوران ایک آدمی وہاں سے گزر رہا تھا، میں نے اس سے پوچھا یہ کس کی قبر ہے؟ اس نے بتایا، یہ ایسے شخص کی قبر ہے جس کو میں دیکھا تھا کہ بڑا نمازی، عبادت گزار تھا اور نہایت خاموش رہا کرتا تھا کہ مجھے سخت پریشانی ہوئی کہ اتنا اچھا آدمی تھا اور پھر بھی قبر میں آہ بھرتا تھا، اس کی وجہ کیا ہوسکتی ہے؟ میں نے بہت تحقیق کی تو پتہ چلا کہ عابد تو تھا مگر سود کھاتا تھا۔ شیطان نے اس کو دھوکہ دیا کہ اگر تو سود لے گا تو تیرا سرمایہ بڑھے گا۔ چنانچہ وہ عابد چونکہ تاجر بھی تھا اس لئے سود لینا شروع کر دیا اور مرکز عذاب میں مبتلا ہوا۔ (1)

## سود میں لیے گئے کھانے میں خون ہی خون

حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمہ اللہ بڑے جلیل القدر اولیاء میں سے ہوئے ہیں، ابتداء میں بہت دولت مند تھے لیکن سود خور تھے، ہر روز تقاضا کرنے جاتے جب تک وصول نہ کر لیتے اُسے نہ چھوڑتے، ایک روز کسی مقروض کے گھر گئے لیکن وہ گھر میں موجود نہ

(1) الزواجر عن اقتراف الکبائر: خَاتِمَةٌ فِی التَّحْذِیرِ مِنْ جُمْلَةِ الْمَعَاصِی کَبِیرِهَا وَصَغِیرِهَا، ج ۱ ص ۲۴، ۲۵

تھا، اس کی بیوی نے کہا کہ اس کے پاس قرض ادا کرنے کے لیے رقم موجود نہیں ہے البتہ بکری ذبح کی تھی اس کی گردن موجود ہے جو ہم نے گھر پر پکانی ہے، لیکن آپ اس عورت سے بکری کا گوشت زبردستی لے آئے اور گھر پہنچ کر بیوی سے کہا کہ یہ سود میں ملی ہے اسے پکالو، بیوی نے کہا آٹا اور لکڑی بھی ختم ہے اس کا بندوبست کردو، آپ دوسرے قرضداروں کے پاس گئے اور یہ چیزیں بھی سود میں لے آئے، جب کھانا تیار ہوگیا تو کسی سوالی نے آواز دی کہ بھوکہ ہوں کچھ کھانے کو دو، آپ نے اندر ہی سے اس سائل کو جھڑک دیا، سائل چلا گیا۔

جب آپ کی بیوی نے ہانڈی سے سالن نکالنا چاہا تو دیکھا کہ وہ خون ہی خون ہے، بیوی نے حیران ہوکر شوہر کی طرف دیکھا اور کہا کہ اپنی شرارتوں اور اس گناہ کا نتیجہ دیکھ لو۔ خواجہ حبیب عجمی رحمہ اللہ نے یہ ماجرا دیکھا تو حیرت زدہ رہ گئے، اس واقعہ نے آپ کی زندگی میں انقلاب برپا کردیا، اسی وقت سابقہ زندگی اور گناہ سے توبہ کرلی۔ [1]

## ایک سود خور کا انجام

ایک سود خور تھا، اس کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ نے ایک سانپ پیدا کردیا تھا، جب بھی اسکین اور ایکسرے لیتے تو صاف نظر آتا کہ اس کے پیٹ میں ایک سانپ ہے، دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ نے اس کے پیٹ میں سانپ پیدا کردیا، یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے حلال میں برکت رکھی ہے اور حرام میں مصیبتیں رکھی ہیں۔

## زمین کا سود خور شخص کو قبول نہ کرنا

ایک پروگرام کے تحت شیخ الحدیث صاحب تشریف لائے، حضرت مولانا محمد یونس صاحب رحمہ اللہ بھی تشریف فرما تھے، حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اطراف کا قصہ ہے کہ ایک سود خور بہت سودی لین دین کرتا تھا، جب اس کا انتقال ہوا تو اس کے لئے قبر کھودی گئی، پوری قبر کھد جانے کے بعد بھی دفن کرنے سے پہلے زمین خود بخود فوراً

[1] ۱۰۱ اسبق آموز واقعات: ص: ۲۵۲

مل جاتی اور میت کو دفن نہ کر سکتے تھے، دوبارہ قبر کھودی جاتی پھر مل جاتی، کئی قبریں کھودی گئیں، ہر مرتبہ یہی ہوا گویا زمین نے بھی اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا، سب لوگ بڑے پریشان ہوئے، اس علاقہ کے بڑے عالم مولانا ظہور الحسن صاحب رحمہ اللہ تھے، ان کو بلایا گیا انہوں نے دیکھا اور اللہ سے دعا کی کہ یا اللہ تو نے جس کام کا حکم دیا ہے وہ ہم کو کر لینے دے، تیرا بندہ ہے پھر تو جو چاہے کرے، چنانچہ اس کے بعد جب قبر کھودی گئی وہ کھلی رہی اور اسی میں اسے دفن کر دیا گیا، اوپر سے مٹی ڈال دی گئی، مٹی ڈال کر فارغ ہی ہوئے تھے دیکھا کہ فوراً اچانک اک دم سے قبر کے اندر سے دھواں نکلا، تمام لوگوں نے اس کو دیکھا، یہ قصہ ہمارے اطراف کا ہے، یہ نحوست ہوتی ہے سود خور کی اللہ بچائے۔ ❶

## سود خور تاجر کی قبر زمین میں دھنس گئی

اسی طرح کا ایک واقعہ جو حیدر آباد ''ٹنڈو آدم'' کے ایک کپڑے کے تاجر کے ساتھ ہوا، اس سے عبرت حاصل ہوتی ہے، اخباری اطلاع کے مطابق قبرستان میں ایک جنازہ لایا گیا، امام صاحب نے جونہی نماز جنازہ کی نیت باندھی، مردہ اٹھ کر بیٹھ گیا، لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی، امام صاحب نے بھی نیت توڑ دی اور کچھ لوگوں کی مدد سے اس کو پھر لٹایا، تین مرتبہ وہ مردا اٹھ کر بیٹھ گیا۔

امام صاحب نے مرحوم کے رشتہ داروں سے پوچھا:

''کیا مرنے والا سود خور تھا؟''

انہوں نے اثبات (یعنی ہاں) میں جواب دیا، اس پر امام صاحب نے نماز جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا، لوگوں نے جب لاش قبر میں رکھی تو قبر زمین کے اندر دھنس گئی، اس پر لوگوں نے لاش کو مٹی وغیرہ سے دبا کر بغیر فاتحہ ہی گھر کی راہ لی۔ ❷

❶ مجالس صدیق: ج ۱ ص ۱۶۴

❷ ناقابل فراموش سچے واقعات: ۵۴۹

## سود کھانے کی وجہ سے دل سخت ہو جاتا ہے

ایک مشاہداتی دلیل یہ ہے کہ دنیا کی سختی دنیا سے محبت کرنے والے کے دل میں آجاتی ہے، سود خور کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ وہ دنیا سے بڑی محبت کرتا ہے اور یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ دنیا میں اس سے زیادہ قسی القلب بھی کوئی نہیں، سود خور دنیا سے سب سے زیادہ پیار کرتا ہے اور اسی محبت سے، اسی پیار سے پیسے بناتا ہے، لوگوں کو سود پر پیسہ دیتا ہے اور پیسہ سے پیسہ وصول کرتا ہے، اس کو کسی پر رحم نہیں آتا، وہ فقیر سے فقیر انسان سے بھی اپنا سود وصول کرنے کے چکر میں رہتا ہے۔

جب اس طرح وہ پیسے کی محبت میں گرفتار ہوتا ہے، تو اس کا دل اتنا سخت ہو جاتا ہے کہ جب ایک مجبور آدمی، پریشان آدمی، بھوکا پیاسا آدمی، بچے اس کے بھوک اور پیاس سے تڑپ رہے ہیں، بلبلا رہے ہیں، ایسا کوئی آدمی اس سے آکر کہتا ہے کہ بھائی میں پریشان ہوں، میرے اوپر مصیبتیں آگئی ہیں اور میں کئی دن سے کھانا نہیں کھایا ہوں، میرے بچے کئی دن سے فاقے میں مبتلا ہیں، میری بیوی کا یہ حال ہے، میرے بچوں کا یہ حال ہے، کچھ اللہ کے لیے رحم کرو اور مجھے قرض کی ضرورت ہے، اس لیے تم مجھے دو تین ہزار روپے قرض دے دو۔

سود خور کے دل کی سختی کا عالم یہ ہوتا ہے کہ یہ سود خور اس فقیر و محتاج سے کہتا ہے کہ ہاں! رقم دوں گا، مگر تم کو اس کا اتنا سود بھی دینا ہوگا اور اگر اس مدت میں ادا نہ کیا تو ڈبل سود دینا پڑے گا۔ کیا اس سے بڑھ کر قساوت قلب کی کوئی مثال چاہئے؟ سود خور کو کسی کی ضرورت و تنگی اور مجبوری کا کوئی خیال نہیں آتا، اسے تو بس اپنا روپیہ بڑھانے کی فکر ہوتی ہے اور وہ ہمیشہ فقیر اور محتاجوں کی مجبوری و تنگی کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔

اب وہ آدمی اس سے قرض لے گیا، لے جانے کے بعد پتہ نہیں کہ کیا حالات پیش آئے، لیکن بہر حال اسے اتنے روپے دینا ہے اور اس کے ساتھ مزید دینا ہے، وہ

بالکل معاف نہیں اور پھر اگر اس نے ایک مہینے کی مدت پوری کرنے کے بعد اس کو ادا نہیں کیا، تو وہ کہتا ہے کہ اس میں مزید اتنے ملا کر دینا ہے اور پھر ایک مہینے کی تاخیر ہوگئی، تو اور اضافہ کر کے دینا ہے۔

اس سے اندازہ ہوا کہ دنیا کی محبت میں گرفتار ہمیشہ قسی القلب ہوتا ہے اور اس کے اندر کا دل بہت سخت، پتھر کی سل کی طرح ہو جاتا ہے۔ وہ محتاجوں اور غریبوں، مسکینوں اور یتیموں سے کوئی ہم دردی وغم خواری کا جذبہ نہیں رکھتا، بلکہ ان کی یتیمی و مسکینی و فقیری ومحتاجی کا استحصال کرتا اور اپنا اُلو سیدھا کرتا ہے۔

معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت کا شکار و گرفتار قسی القلب و سخت دل و سخت مزاج ہوتا ہے کیوں کہ دنیا کی سختی کا اس پر اثر ہو جاتا ہے۔

## سودی کاروبار کرنے والے شخص کے قبر میں بچھو آ گئے

ڈاکٹر بلوچ صاحب کی زبانی حالات لکھ رہا ہوں، بوسن روڈ ملتان کے ایک قبرستان میں بورڈ کے ذریعے قبر کشائی کا حکم ملا، یہ ایک ایسے آدمی کی نعش تھی جو اپنی موجودہ زندگی کے بیس سال سعودی عرب میں رہا، الحاج تھا، حافظ قرآن تھا، سعودی عرب سے پاکستان واپس آکر سودی کاروبار شروع کر دیا اچانک مر گیا۔

اس کی پہلی بیوی کے بچوں نے مجسٹریٹ کو درخواست دی کہ ہمارے ابو کو زہر دے کر مارا گیا ہے، دفن ہونے کہ ایک سال بعد قبر کشائی کا حکم ملا، میں بورڈ کا ممبر تھا، سول جج کی موجودگی میں قبر کھولی گئی، نہ کوئی کیڑا تھا، جب کفن نعش سے ہٹایا گیا تو صرف ہڈیوں اور سیاہ راکھ کے کچھ باقی نہ تھا، البتہ مختلف رنگ کے بچھو ہڈیوں کو چمٹے ہوئے تھے۔

ان بچھوؤں کو ہڈیوں سے ہٹانا ناممکن تھا، کیونکہ ان کے ڈنگ ہڈیوں کے اندر تھے ان کو زیادہ چھیڑنے سے خطرہ تھا اس لیے اسی حالت میں چھوڑ دیا گیا، یہ حالات دیکھ کر احساس ہوا کہ جو شخص سود کا کاروبار کرآئے گا مرنے کے بعد اس پر ایسی آگ مسلط

کردی جائے گی جو اس کو جلا کر راکھ کر دے گی، اس کی نعش پر کفن ویسے ہی تھا، معلوم ہوا کہ اس آگ کا اثر صرف مرنے والے جسم پر رہا۔ ❶

## سودی معاملات کی وجہ سے گھریلو زندگی تباہ ہوگئی

ہماری زندگی کے ایام انتہائی خوشگواری کے ساتھ بسر ہو رہے تھے۔ ہم دونوں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے کاموں میں ایک دوسرے کے معاون تھے۔ قناعت پسندی ہمارا اصول تھا اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی ہمارا اشعار اور مطمحِ نظر تھا۔

ہماری شیرخوار بچی گھر کا روشن چراغ تھی۔ اس کی میٹھی میٹھی آواز ہمارے کانوں میں رس گھولتی رہتی تھی، وہ ایک ایسی کلی تھی جو رب کریم کے فضل سے ہمارے آنگن میں کھل اٹھی۔ ہمارا معمول تھا کہ جب رات کی تاریکیاں اپنی کمندیں ڈال دیتیں اور ساری دنیا نیند کے مزے لے رہی ہوتی تو بچی کو پلنگ پر سوتا چھوڑ کر میں اپنے سرتاج کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوتی، پھر ہم دونوں میاں بیوی اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور تسبیح میں لگ جاتے، پھر میرا شوہر نماز پڑھتا اور میں اس کے پیچھے کھڑی ہو کر مقتدی کی حیثیت سے نماز پڑھتی، میرا شوہر انتہائی دلکش آواز میں ترتیل کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کرتا، اس کی آواز اس قدر دل پذیر اور اثر انگیز تھی کہ میری آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ ایک دن نجانے کیوں میرے دل میں دنیا کا لالچ آ گیا۔ میں نے اپنے شوہر کے سامنے تجویز رکھی کہ کیوں نہ ہم سودی کاروبار میں اپنے لیے چند حصے خرید لیں تاکہ ہماری آمدنی میں دن دگنی رات چوگنی ترقی ہو اور اپنے بچوں کے لیے کچھ سرمایہ جمع کر سکیں۔

شوہر راضی ہو گیا اور ہم نے اپنا پورا مال سودی کاروبار میں لگا دیا حتی کہ میری منگنی کا وہ زیور بھی اس میں شامل کر دیا جو میرے شوہر نے مجھے بطور تحفہ عنایت کیا تھا۔ مگر ہوا یہ کہ

❶ ناقابل فراموش سچے واقعات: ۵۵۰

ہم نے جس کاروبار میں اپنے لیے حصے خرید رکھے تھے، کساد بازاری کی وجہ سے اس میں خاصا خسارہ ہو گیا، پھر وہ وقت آیا کہ ہم تباہی کے دہانے پر پہنچ گئے۔ ہماری ساری دولت بتدریج ختم ہوتی گئی، اب کیا تھا، آہستہ آہستہ ہم مقروض ہو گئے اور ادائیگیوں کے بوجھ سے ہماری کمر ٹوٹنے لگی۔ کچھ دنوں بعد قرض کا اتنا بھاری بوجھ لد گیا کہ اس کی ادائیگی کے تصور سے بھی ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے، اس وقت ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر پختہ یقین ہو گیا:

﴿يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ﴾ (البقرة: ۲۷۶)

ترجمہ: اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے، اور اللہ ہر اس شخص کو ناپسند کرتا ہے جو ناشکرا گنہگار ہو۔

ایک روز ہم پریشان بیٹھے تھے، رات کا وقت تھا، گھر میں کھانے کے لیے کچھ نہ تھا۔ اچانک مایوسی اور بیزاری کی حالت میں کسی بات پر شوہر سے میرا جھگڑا ہو گیا، میں نے اسے طلاق دینے کو کہا: وہ غصے میں چیخ اٹھا جا تجھے طلاق، جا تجھے طلاق، جا تجھے طلاق! میں رو پڑی اور میری ننھی سی بچی بھی زار و قطار رونے لگی، بچی کے آنسوؤں نے ہمیں اس دن کی یاد تازہ کرا دی جب ہمیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی نے اکٹھا کیا تھا اور آج معصیت و نافرمانی نے ہمیں ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔

يَوْمَانِ جَمَعَتْنَا الطَّاعَةُ وَفَرَّقَتْنَا الْمَعْصِيَةُ.

وہ دو دن ناقابل فراموش ہیں۔ ایک دن وہ جس میں اطاعت الٰہی کی برکت نے ہمیں اکٹھا کیا، اور دوسرا دن وہ جب معصیت الٰہی کی نحوست نے ہمیں جدا کر دیا۔ ❶

❶ سنہرے نقوش: ص ۱۲۹ تا ۱۳۱

## والدین کی توہین اور سودی کاروبار کی عبرتناک سزا

میرے پڑوسی مہدی خان گوندل صاحب نے بتایا: یہ ۱۹۵۰ء کی بات ہے۔محمد خان میرا تایازاد بھائی تھا، بہت بدتمیز، لڑاکا، جھگڑالو، ماں باپ سے لڑتا ہی رہتا، ایک مرتبہ اس نے باپ کوزمین پر گرا کر مارا، ماں کو گالیاں دیتا، الزام تراشی کرتا اورطرح طرح کے طعنے دیتا تھا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ والدین سے مسلسل کشمکش اور محاذ آرائی کی وجہ سے اس کی شادی بھی نہ ہوئی۔اس نے جمع پونجی بینک میں رکھی ہوئی تھی، اس کے سود سے روزمرہ کا گزارہ چلاتا تھا، پٹواری سے مل کر اسے رشوت دے کر اس نے دس بیگھے زمین بھی ناجائز الاٹ کرالی تھی۔

عجیب بات ہے کہ جب تک اس کے والدین زندہ رہے وہ کسی بڑی مصیبت میں مبتلا نہ ہوا، مگر ماں باپ کے مرتے ہی اس پر اللہ کی ناراضگی بارش کی طرح برسنے لگی، اس کے پیٹ میں اس قدر شدید درد ہوتا تھا کہ وہ ذبح ہوتے ہوئے بکرے کی طرح چیختا تھا اور بری طرح زمین پر لوٹتا تھا، بار بار کہتا تھا میرے پیٹ میں کوئی بلا ہے، اسے چیر کر باہر نکالو، میرا آپریشن کراؤ، میرا آپریشن کراؤ۔

چنانچہ متعلقہ سارے ہی ٹیسٹ کرائے گئے، ایکسرے، الٹراساؤنڈ وغیرہ، لیکن سب ٹیسٹ بالکل صاف تھے، بالآخراس کے مسلسل اصرار پر اسے سی ایم ایچ راولپنڈی لے جایا گیا، وہاں اس کا آپریشن ہوا، لیکن حیرت انگیز طور پر اس کے پیٹ سے کچھ بھی برآمد نہ ہوا، سب ڈاکٹر اس بات پر حیران تھے، ۱۹۸۰ء میں اس آپریشن پر آٹھ ہزار روپے خرچ ہوئے تھے۔

محمد خان نے اپنی اس پُراسرار بیماری کا سیالکوٹ کے گاؤں روڑس کے حکیموں سے بھی

علاج کرایا، وہ اس مقصد کے لئے وہاں بہت دن تک مقیم رہا، لیکن اسے کچھ بھی افاقہ نہ ہوا، اس طرح محمد خان دس سال تک پیٹ درد کی اذیت ناک بیماری میں مبتلا رہا، جنرل ہسپتال راولپنڈی کے ڈاکٹر مبشر سے بھی علاج کرایا، لیکن درد بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی، اور آخر کار وہ پاگل ہوگیا، اس کی یادداشت ختم ہوکر رہ گئی، کھانا تک بھول جاتا تھا لیکن عجیب بات تھی کہ چونکہ اسے پیسے سے بے پناہ محبت تھی، اس لئے اسے نوٹ دکھائے جاتے تو اس کی یادداشت کچھ عود کر آتی اور وہ کھانے کی طلب کر لیتا ورنہ دو دو دن اسے کھانا یاد ہی نہ آتا تھا۔

آخری علاج کی خاطر محمد خان کی بڑی بہن اسے میو ہسپتال لاہور لے آئی لیکن یہاں بھی اسے کوئی افاقہ نہ ہوا، کمزوری بڑھتی چلی گئی اور جب معاملہ زیادہ بگڑ گیا تو اسے واپس گاؤں لے جایا گیا جہاں وہ ۱۹۹۴ء میں فوت ہوگیا۔

مہدی خان گوندل صاحب نے بتایا کہ میں تو اس وقت گاؤں میں نہ تھا، لیکن خاندان کے لوگوں نے اور رشتہ دار خواتین نے بتایا کہ اس کی موت کا منظر بڑا ہی ہیبت ناک تھا، اسے تشنج کے شدید دورے پڑتے تھے، ہڈیوں کے کڑکڑانے کی آواز آتی تھی، زبان بند تھی اور اذیت کی شدت سے اس کی آنکھیں باہر کو اُبل آئی تھیں اور بے پناہ خوف اس کے چہرے سے امنڈا پڑتا تھا، موت کے روز صبح فجر سے لے کر تقریباً گیارہ بجے تک کم از کم چار گھنٹے اس پر جان کنی کا ایسا عالم طاری رہا کہ عورتیں ساری کی ساری خوفزدہ ہوکر وہاں سے چلی گئیں، صرف مرد بیٹھے رہ گئے جن کی موجودگی میں بڑی ہی مشکلوں سے اسے زندگی سے چھٹکارا ملا۔ ❶

یہ تھا وبال والدین کی توہین وتذلیل اور سود خوری کا، کاش کوئی عبرت حاصل کرے۔

---

❶ مکافات عمل: ص ۲۴۵ تا ۲۴۷

## سود خور کی لاش کو اژدھے نے لپیٹ لیا

آج سے چند سال قبل میں نے ایک اخبار میں واقعہ پڑھا، یہ واقعہ کوئٹہ میں پیش آیا، کوئٹہ کے اندر ایک شخص تھا جو سود پر کام کرتا تھا، ساری زندگی اس نے اسی پر گزاری، جب اس کا انتقال ہوا تو انتقال کے بعد قبرستان لے جایا گیا جیسے رکھا اچانک کسی جانب سے ایک کالا ناگ نکلا اور وہ اس کے سارے جسم سے لپٹ گیا اور اس کی آنکھیں نکال دیں، لوگ خوفزدہ ہو گئے، کوئی قریب نہیں آرہا تھا کہ قبر کو اوپر سے بند کریں، آخر کار مزدور لائے گئے، انہوں نے ڈرتے ڈرتے اوپر سے قبر کو بند کر دیا، تو اس موقع پر جو لوگ تھے انہوں نے تصویریں بھی لیں اور وہ تصاویر اخبارات میں بھی چھپیں، بعد میں معلوم ہوا کہ یہ شخص لوگوں کو سود پر رقم دیتا ہے، اور زندگی اسی گناہ پر اس نے گزاری تھی۔

## سود کھانے والوں کی اولاد کا لاعلاج بیماریوں میں مبتلا ہونا

ایک سود خور کے بارے میں ایک نمازی نے مجھے بتلایا کہ اللہ نے اسے سزا یہ دی کہ اس کے تین بیٹے ہوئے، تینوں کے تینوں پاگل تھے، تینوں دیوانے تھے، ایک بیٹا ادھر بھاگتا، دوسرا ادھر بھاگتا، پتہ ہی نہیں ہوتا تھا، نہ انہیں اپنے لباس کا، نہ اپنے کھانے پینے کا، نہ اپنے والدین کا، نہ اپنے بھائیوں کا۔ سب سے بڑی نعمت عقل کی نعمت ہے، بسا اوقات اس گناہ کی نحوست کی وجہ سے اللہ رب العزت عقل چھین لیتا ہے، سود خور شخص یا اس کی اولاد میں کوئی دانا اور سمجھدار پیدا نہیں ہوتا، کوئی بصیرت والا اور عقلمند انسان ان کی اولادوں میں نہیں آتا، بیٹیوں کے رشتے نہیں ہوتے اور اگر رشتہ ہو جائے چند مہینوں یا بعد چند سال کے بعد طلاق ہو جاتی ہے، رشتہ ہو جائے اولادیں نہیں ہوتی، اولاد کی نعمت مل جائے تو اپاہج اور معذور ہوتے ہیں۔

ایک سود خور کے بارے میں ہمارے ایک ساتھی نے بتایا کہ اس کے گھر میں بیٹا پیدا ہوا، چند مہینوں بعد اُس کا سر پھول کر فٹبال کی مانند ہو گیا، بہت علاج کیا کوئی افاقہ نہ

ہوا، باقی جسم نارمل تھا۔تو اللہ تعالیٰ پھر اولاد کے ذریعہ انسان کو تکلیف میں ڈال دیتا ہے۔انسان کو سب سے زیادہ محبت اپنی اولاد سے ہوتی ہے، اس لئے اولاد پر کوئی پریشانی آئے، اپنی بیماری سے زیادہ تکلیف اولاد کی بیماری پر ہوتی ہے، خود بیمار ہو جائے اتنا پریشان نہیں ہوتا، لیکن اگر بچہ بیمار ہو جائے تو والدین اور سارا گھرانہ پریشان ہوتا ہے، تو اللہ ظلم نہیں کر رہا، ﴿إِنَّ اللَّهَ لا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ﴾ (یونس: ۴۴) اللہ کسی پہ ظلم نہیں کرتا انسان نادان خود گناہ کر کے اپنے اوپر ظلم کرتا ہے۔ ہر برائی کا بدلہ ہے، ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ (النساء۱۲۳) ہر عمل کا ایک مکافاۃ عمل ہوتا ہے اور اس عمل کا بدلہ بھی پھر انسان کو ملتا ہے۔

عموماً دیکھیں گے سود خور آدمی کے چہرے پر مسکراہٹ نہیں ہوگی، چہرے پر کبھی تازگی نہیں ہوگی، چہرے پر کبھی اطمینان اور سکون نہیں ہوگا، چہرے پر نحوست اور تاریکی چھائی ہوگی، چہرے پر بشاشت نہیں ہوگی، اس کے ساتھ بیٹھ کر دل بیقرار ہوگا، عموماً ایسے آدمی کے جسم سے ایک بدبو آرہی ہوتی ہے، یہ گناہ کی بدبو اور نجاست کی ناپاکی ہوتی ہے، جیسے ﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ﴾ (التوبہ: ۲۸) مشرک ناپاک اور نجس ہیں، جیسے ان سے ایک ناپاکی اور بو محسوس ہوتی ہے ایسے ہی سلیم الطبیعت شخص کو ان سے بھی بو محسوس ہوتی ہے۔

تو بہر حال انسان کوشش کرے اس گناہ سے اپنے آپ کو بچائے، اپنی اولاد کو بھی نصیحت کرے، اپنے اہل وعیال کو بھی بتائے کہ اللہ اور اس کے رسول نے منع کیا ہے، لہٰذا یہ گناہ ہم کبھی نہ کریں۔ یہ سود خوری پر خدائی وبال کی چند جھلکیاں ہیں، ورنہ دیکھنے والوں نے سود خوروں پر آسمانی آفتوں کے کیا کچھ واقعات نہیں دیکھے، اس لئے ہر صورت میں سود سے بچیں، اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

## مؤلف کی کاوشوں پر ایک طائرانہ نظر

معارف ام القرآن

قواعد التفسیر

قواعد الفقہ

فقہ اسلامی کے نقلی ماٰخذ

ابوحنیفہ رحمہ اللہ

علمائے سلف کا شوق علم

خواتین اسلام کے ایمان افروز واقعات

کتب سیرت کا تعارف

اصول ہدایہ

اسلام کا نظام امن

اسلامی نظام تربیت

قبولیت دعا

حفظ حدیث

درس ختم بخاری

مقدمہ صحیح بخاری

اصول ہدایہ

خلیفہ دوم کی باتیں

قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت

اصول ہدایہ

خلیفہ سوم کی باتیں

خلیفہ چہارم کی باتیں

قرآن وحدیث کی روشنی میں گناہوں کو مٹانے والے اعمال

Designed & Printed By: Shafaq Urdu Bazar Karachi. 0321-2037721

مولانا محمد نعمان صاحب کے علمی و تحقیقی بیانات و دروس کے لئے اس وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں: 03112645500




مکتبۃ المتین نزد المتین جامع مسجد گلزار کالونی کورنگی کراچی
0311-2645500

ادارۃ المعارف کراچی
(احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی، کورنگی انڈسٹریل ایریا۔ کراچی)
021-35123161,021-35032020,0300-2831960

مولانا محمد ظہور صاحب
(جامعہ سراج الاسلام، پارہوتی، مردان)
0334-8414660,0313-1991422